Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؛ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

بروز چہارشنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”

۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ ۔ ۱۴ امان ۱۳۳۰ ہش ۔ ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۵۱ء ۔ نمبر ۶۳

لجنہ اماء اللہ لاہور متوجہ ہوں

کل بروز بدھ بمورخہ ۱۴ مارچ تمام احمدی مستورات بیگم سلمیٰ تصدق حسین کی کوٹھی واقع ٹمپل روڈ صبح دس بجے ضرور پہونچ جائیں۔ کیونکہ فیصلہ ہوا ہے کہ مسلم لیگی امیدوار کو ووٹ دیئے جائیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ لاہور)

لاہور ۔ ۱۳ مارچ ۔ آج بھی پنجاب بھر میں غیر سرکاری اندازوں کے مطابق اکثر حلقوں میں مسلم لیگی امیدواروں کو زیادہ ووٹ پڑے لاہور کے حلقہ نمبر ۷ میں اسوقت تک کی اطلاعات کے مطابق مسلم لیگی امیدوار سردار محمد ظفر اللہ خان کو زیادہ ووٹ ڈالے گئے ممتاز دولتانہ کو بھی اپنے حریف سے زیادہ ووٹ ڈالنے کی اطلاع آئی ہے۔ لیکن جہلم کے دو حلقوں میں جناح عوامی لیگ کے امیدواروں کو زیادہ ووٹ ملے ۔ آج خان ممدوٹ نے بھی دعویٰ کیا ہے ... ان کے دو حلقوں میں مسلم لیگی امیدوار سے زیادہ ووٹ ملے ہیں۔

گرفتاریوں کو انتخابی مہم سے کوئی تعلق نہیں ہے

لندن ۱۳ مارچ ۔ گذشتہ چند دنوں میں پاکستان جن ڈرامائی واقعات سے دوچار ہوا ۔ جس کے نتیجہ کے طور پر سنسنی خیز گرفتاریاں عمل میں آئیں ۔ اسکے متعلق لندن میں برطانوی پاکستانی حلقوں میں سرکاری طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا جا رہا ہے ۔ اور اس اطلاع کے علاوہ جس کا سرکاری طور پر پاکستان میں انکشاف کیا گیا ہے ۔ کسی اور خبر کی توثیق کرنے سے شدت کے ساتھ انکار کیا ہے ۔

لیکن جو حلقے صورت حال سے قریبی تعلق رکھتے ہیں ۔ وہ بعض نامہ نگاروں کے ان خیالات کی قطعیٰ حمایت نہیں کر رہے ہیں کہ یہ گرفتاریاں مسٹر لیاقت علی خاں نے انتخابی مہم کی کامیابی کے لئے ایک موزوں وقت منتخب کر کے کرائی ہیں ۔ بلکہ ایسے خیالات کی سختی کے ساتھ تردید کی جا رہی ہے ۔ (اسٹار)

نزدیک و دور سے

لاہور ۔ ۱۳ مارچ ۔ کوئٹے کی کانوں کی لیبر ویلفیر فنڈ مشاورتی کمیٹی کا تیسرا اجلاس ۲۲ مارچ کو مارٹی انڈس میں منعقد ہو رہا ہے ۔

لیک سکسیس ۔ ۱۳ مارچ اقوام متحدہ کے ایک افسر کے انکشاف کے مطابق کشمیر کو پاکستان کے حوالے کرنے کے لئے مصری اپیل پر دس لاکھ دستخطوں کا کاغذ مصر سے اقوام متحدہ آ رہا ہے اسکے کچھ حصے یہاں پہنچ چکے ہیں (اسٹار)

بغداد الجدید ۔ ۱۳ مارچ سٹیٹ بنک آف پاکستان کے گورنر مسٹر زاہد حسین کل خانیوال سے یہاں پہنچے آپ اپنے سہ روزہ قیام میں ریاست کے بنکوں سے متعلقہ امور کے متعلق وزیر اعظم کرنل ڈرنگ اور رحیم یار خاں و خانپور کے کاروباری نمائندوں سے ملاقات کرینگے ۔

قاہرہ ۱۳ مارچ ۔ بغداد کی ایک اطلاع کے مطابق پارلیمنٹ میں اسرائیل جانے والے یہودیوں کا سرمایہ منجمد کرنے کے متعلق قانون کی منظوری کے بعد عراق میں اتوار کے دن دوسری دفعہ بنک کا سارا کاروبار معطل ہو گیا ۔ منڈیوں میں بھی کاروبار معطل ہے ۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک لاکھ بیس ہزار سے زیادہ عراقی یہودیوں نے اپنے نام درج کرائے ہیں ۔

کولمبو ۔ ۱۳ مارچ سنگاپور میں جو ۲۰ مارچ کو ضمنی انتخاب ہو رہا ہے اس میں ۱۸ ہزار ہندوستانی ووٹروں کو ووٹ دینے کا حق نہیں ہو گا

بیروت ۱۳ مارچ ۔ لبنانی حکومت نے اشتراکی جماعت کے ارکان اور ہمدردی رکھنے والے تمام ملازموں کو برطرف کر دینے کا فیصلہ کیا ہے ۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر کا علماء ایران کے نام مراسلہ

اقوام متحدہ کے تمام حلقے جموں و کشمیر میں منصفانہ و غیر جانبدارانہ استصواب کے حامی ہیں

لیک سکسیس ۔ ۱۳ مارچ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر مسٹر نصر اللہ انتظام نے علماء ایران کے نام محضر کے جواب میں جو مراسلہ بھیجا ہے اس میں بوضاحت لکھا ہے ۔ کہ اقوام متحدہ کے حلقے ریاست جموں و کشمیر میں آزادانہ و منصفانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کے حق میں ہیں اور اس کوشش میں ہیں کہ دنیا کے مسلمانوں کے اس مطالبے کو جلد از جلد عملی جامہ پہنایا جائے ۔ یاد رہے پچھلے دنوں علماء ایران نے صدر اسمبلی سے کشمیر میں جلد از جلد استصواب رائے عامہ کرانے کے لئے اقوام متحدہ پر زور دینے کی تاکید کی تھی مسٹر نصر اللہ انتظام نے آگے چلکر لکھا ہے کہ اس اقدام میں جو رکاوٹیں پیش آ رہی ہیں ۔ اقوام متحدہ ان کو دور کرنے کے لئے انتہائی کوشش کر رہی ہے ۔

نہرو کی تازہ تصریحات

نئی دہلی ۔ ۱۳ مارچ ۔ آج یہاں پنڈت نہرو نے ایک بیان میں کہا ۔ ہندوستان کشمیر میں کسی غیر جانبدار فوج کے وجود کو برداشت نہیں کر سکتا ۔ اور نہ وہ ایسی کسی فوج کو داخل ہونے کی اجازت دے گا ۔ آپ نے یہ دعویٰ کیا کہ ریاست اس وقت قانونی طور پر ہندوستان کا ایک جائز حصہ ہے ۔ کیونکہ کشمیر ہندوستان میں قانونی طور پر شامل ہوا ہے ۔ البتہ ہم نے کشمیر کے عوام سے یہ جو وعدہ کیا ہے ۔ کہ انہیں اپنے مستقبل کا فیصلہ آپ کرنے کا اختیار دیا جائیگا ۔ ہم اس کے ایک ایک لفظ قائم ہیں ۔

کوئی گہری سازش نہیں تھی

آپ نے پاکستان کے وزیر خارجہ کی حالیہ تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے ذرا بگڑ کر کہا کشمیر کی ہندوستان میں شمولیت ہرگز کسی گہری سازش کا نتیجہ نہیں تھی ۔ آپ نے کہا افسوس کہ اس قسم کے الزامات کے ساتھ ساتھ پاکستان میں جہاد کشمیر از سر نو شروع کرنے کی تبلیغ بھی ہو رہی ہے

مصالحت کی گنجائش نہیں

آپ نے اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا ۔ اسی وجہ سے اب مسئلہ کشمیر اس نازک مرحلے پر آ گیا ہے کہ اس بارے میں پاکستان کے ساتھ براہ راست مصالحت کی گفتگو کی کوئی گنجائش نہیں رہی

گہری سازش

یاد رہے مبینہ سازش کا ذکر کرتے ہوئے وزیر خارجہ پاکستان نے انکشاف کیا تھا کہ ۱۹۴۷ء کے موسم بہار گرما میں اس سازش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے متعدد ہندو اور کانگرسی اکابر کشمیر گئے اور انہوں نے مہاراجہ کو اس اقدام پر آمادہ کیا پھر جب ۲۶ اکتوبر کو مہاراجہ نے ہندوستان سے فوجی امداد کی درخواست کی تو ۲۷ اکتوبر ہی کو ہندوستانی فوجیں کیل کانٹے سے لیس کشمیر پہونچ گئیں ۔ آپ میں سے جو لوگ ان معاملات میں دسترس رکھتے ہیں وہ جان گئے ہونگے کہ اتنی بڑی کارروائی کرنے کے لئے کتنی زبردست تیاری کرنی پڑی ہو گی

پنڈت نہرو نے وزیر اعظم اسٹریلیا مسٹر منیزز کی اس بات کی تردید کی ۔ کہ کشمیر امن عالم کے لئے خطرہ بنتا جا رہا ہے آپ نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ کشمیر کمیونسٹوں کی سرگرمیوں کا مرکز نہیں بنتا جا رہا ہے ۔

مسلم لیگ کی مخالفت کرنے کا اچھوتا طریق

مجلس احرار ملتان توڑنے کا پس منظر

لاہور ۱۳ مارچ ۔ ملتان سے ایک نامہ نگار نے ایک خبر میں مطلع کیا ہے کہ جب سے مجلس احرار کو توڑا گیا ہے ۔ احراریوں کی لیگ دشمنی زوروں پر ہے اور احراریوں کی مسلم لیگ کے خلاف سرگرمیاں تیز تر ہو گئی ہیں اور اس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ ملتان کے شہری حلقہ کی ایک مقامی نشست سے مسلم لیگ کے مقابلے میں ایک احراری امیدوار کھڑا کیا گیا ہے ۔ دراصل مجلس کو توڑ کر احراری رہے سہے جوئے سے آزاد ہو گئے ہیں ۔ چنانچہ آج کل ملتان بڑے بڑے احراری غازیوں کی قیام گاہ بنا ہوا ہے ۔ اور مولوی سید عطاء اللہ شاہ بخاری اب کہیں باہر جانے کا نام ہی نہیں لیتے ۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳۱ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ہر احمدی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو پڑھنا چاہیئے

ہر احمدی پر لازم ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرے اور ان حقائق اور معارف سے مستفید ہو جو اللہ تعالےٰ نے آپ کو عطا فرمائے - اس وقت مخالفین احمدیت جو حضرت اقدسؑ کی کتب ہی سے چند فقرات پیش کر کے عوام الناس کے افکار کو مسموم کر رہے ہیں - اس کا حقیقی علاج بھی یہی ہے کہ دوست بطور تریاق حضرت اقدسؑ کی کتب انہیں مطالعہ کے لئے دیں -

بک ڈپو تالیف و تصنیف سے آپ کو مندرجہ ذیل کتب مل سکتی ہیں - کتب قلیل تعداد میں چھپوائی گئی ہیں اس لئے جتنی جلدی ہو سکے آرڈر دینا چاہیئے - ان میں سے پہلی تین کتابیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہیں -

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
(۱) حقیقۃ الوحی اعلےٰ کاغذ	-/۸	(۶) دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی	-/-/۶
(۲) " درمیانہ کاغذ	-/۶	(۷) ایک تبلیغی خط	-/۴/-
(۳) تجلیات الٰہیہ	-/۴/-	(۸) سیرۃ خاتم النبیّین حصہ سوم	-/۸/۲
(۴) ایک غلطی کا ازالہ	-/۲/-	(۹) " " حصہ اوّل (چند کاپیاں ہیں)	-/-/۳
(۵) دعوۃ الامیر	-/-/۳		

مینجر بک ڈپو تالیف و تصنیف ربوہ

سرزمین ربوہ کا تاریخی پس منظر

اس عنوان سے الفضل کی گذشتہ پانچ اشاعتوں میں جو مضمون چھپتا رہا ہے اب اس کا دوسرا حصہ جو اس علاقے کے موجودہ حالات پر مشتمل ہوگا زیر تکمیل ہے جو بفضل خدا مارچ کے وسط تک الفضل میں آٹھ نو قسطوں میں چھپنا شروع ہو جائے گا - میری خواہش ہے کہ اس کی تکمیل میں ناظرین الفضل اور بزرگان سلسلہ کے قیمتی مشوروں سے بھی مستفید ہوؤں - اس لئے یہ مجھ پر بہت بڑا احسان ہوگا اگر اس مضمون کو مفید بنانے کے لئے کسی بھائی نے مجھ کو کوئی فائدہ مند مشورہ دیا -

(ممتاز صحرائی نگر مخدوم ضلع جھنگ)

مشاورت پر تشریف لانیوالے احباب

نمائندگان مشاورت کے علاوہ جو دوست مشاورت کے موقع پر ربوہ میں تشریف لائیں گے اگر امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ ان کی تعداد سے یا تشریف لانے والے احباب خود قبل از وقت ہمیں اطلاع کر دیں تو انتظام رہائش و خوراک میں ہمیں اور خود انہیں بڑی سہولت رہے گی -

(۲) دوست اپنے بستر ضرور ساتھ لائیں - ابھی تک یہاں رات کو موسم میں کافی خنکی ہوتی ہے - اس میں ہرگز تساہل نہ فرمائیں - یہ بھی دوست اس بات کو خوب یاد رکھیں کہ الگ مکان کسی کے واسطے مہیا نہیں ہو سکے گا - احباب کو معلوم ہی ہے کہ یہاں مکانوں کی کیسی قلت ہے -

ناظر ضیافت ربوہ

انگریزی قرآن مجید کیلئے قرض دینے والے احباب اپنا روپیہ واپس لے لیں

قرآن مجید انگریزی کی مد میں جن احباب نے صدر انجمن احمدیہ کو قرض دیا تھا وہ اب اپنا روپیہ واپس وصول فرمالیں - اس سے قبل دو دفعہ یہ اعلان کیا جا چکا ہے - احباب اپنا روپیہ ۱۵ اپریل ۱۹۵۱ء تک وصول فرمالیں - ازاں بعد اس سال کا بجٹ ختم ہو جانے کی وجہ سے روپیہ کی وصولی میں دقت ہوگی - جو احباب خود تشریف نہیں لا سکتے وہ مجلس مشاورت پر آنے والے دوستوں کی معرفت یا ڈاک کے ذریعہ روپیہ منگوالیں - روپیہ کی وصولی کی رسید پر ۲ آنہ کا رسیدی ٹکٹ لگا کر ارسال فرمائیں -

مینجر دفتر تفسیر القرآن انگریزی ربوہ ضلع جھنگ -

انسپکٹر بیت المال کا دورہ

سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر بیت المال کا چندہ حفاظت مرکز کے متعلق احباب جماعتہائے ضلع ملتان و ریاست بہاولپور کی خدمت میں بھجوایا گیا ہے - امراء صاحبان - صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال کی خدمت میں التماس ہے کہ ان کے ساتھ پورا پورا تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

نظارت بیت المال ربوہ (شعبہ حفاظت و تنظیم)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا سفر سندھ

(از مکرم شیخ نور الحق صاحب انچارج دفتر ایم - این سنڈیکیٹ)

ناصر آباد ، ۷ مارچ - آج صبح جنرل میٹنگ شروع ہوئی - حضور ½۹ بجے کے قریب تشریف لائے - تمام مینجر صاحبان و اکونٹنٹ صاحبان مع ڈپٹی الزراعت صاحب و اسسٹنٹ ایجنٹ و کارکنان مرکزی دفتر ایم - این احمدیہ سنڈیکیٹ حاضر تھے - اس میٹنگ میں بجٹ سال آئندہ ۱۹۵۱-۱۹۵۲ء پیش کیا گیا - میٹنگ بجٹ ½۱ بجے تک جاری رہی -

ظہر سے مغرب تک میٹنگ میں جو امور زیر بحث رہے ان کے مطابق بجٹ میں کارکنان تغیر و تبدیل کرتے رہے - رات ½۹ بجے سے ایک بجے تک دوبارہ میٹنگ ہوئی اور اس میں جنرل امور متعلقہ تیاری فصل وغیرہ پر غور ہوتا رہا - ۸ مارچ ۵۱ صبح ۱۰ بجے تیسری مجلس شروع ہوئی اس میں بجٹ جملہ اسٹیٹس کی آخری منظوری حضور نے عطا فرمائی - یہ میٹنگ ایک بجے تک جاری رہی - ظہر سے شام تک کارکنان چوتھی میٹنگ میں پیش آمدہ سوالات کے جوابات کے لئے تیاری کرتے رہے - رات ۱۰ بجے چوتھی اور آخری میٹنگ منعقد ہوئی - اس میٹنگ میں حضور نے کارکنان کو نصیحت فرمائی کہ محنت اور پوری توجہ سے کام کیا جائے آخر میں حضور نے لمبی دعا کے بعد اس میٹنگ کو رات ½۱۲ بجے برخاست کیا - اللہ تعالےٰ ہم لوگوں کو صحیح طور پر سلسلہ کے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے بہتر سے بہتر نتائج پیدا کرے - آمین

شاخ کا منبع سے تعلق

سیکرٹریان تبلیغ کی توجہ کے لئے

اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جو طاقت مرکز کی ہوتی ہے وہ شاخ کی نہیں ہو سکتی - شاخ یقیناً اپنے منبع سے خوراک کی محتاج ہوتی ہے - آپ تبلیغ کرتے ہیں اور احباب جماعت سے تبلیغ کراتے ہیں مگر مرکز میں رپورٹ ارسال نہیں کرتے اور کس قدر عجیب چیز یہ ہوگی کہ مرکز کو یہ علم ہی نہ ہو کہ ہماری فلاں شاخ کس حال میں ہے اور شاخ یہ سمجھے کہ ضروری امداد جو مرکز سے ملنی چاہیئے وہ باقاعدہ ملتی رہے - پس یہ آپ کا فرض ہے کہ مرکز کو اپنے حالات سے واقف رکھیں - ہر شخص الگ نوعیت کا مذاق رکھنے کی وجہ سے اپنے خاص رنگ میں تبلیغ کرتا ہے اور یقیناً اس کے نتائج دوسرے سے مختلف ہوں گے - اور مرکز اسی وقت ہر قسم کی ضرورتوں کے لئے لٹریچر تیار کر سکتا ہے جب اسے حالات کا علم ہو - پس آپ مندرجہ ذیل امور کی تفصیل سے ماہانہ رپورٹ میں اطلاع کریں - آپ کی رپورٹ علاوہ مقامی حالات کے کارگذاری اعداد شمار پر مشتمل ہو تا اندازہ ہو سکے کہ آپ کی جدوجہد سے ضروری نتیجہ کیوں نہیں نکل رہا -

۱- کس قدر بالغ افراد میں سے کس قدر تبلیغ میں باقاعدہ ہیں - اور کس قسم کا طبقہ و افراد آپ کے مستقل طور پر زیر تبلیغ ہیں -

۲- بغیر باقاعدگی کے کس قدر احباب نے تبلیغ کر کے کس قدر افراد تک پیغام حق پہنچایا -

۳- کیا اعتراضات بالعموم ہوئے ؟

۴- لٹریچر جو مرکز سے منگوایا گیا اسے کس طرح تقسیم کیا گیا ؟

۵- کونسا طریق تبلیغ آپ کے ہاں مؤثر ثابت ہو رہا ہے -

ناظر دعوۃ تبلیغ ربوہ

دعائے مغفرت

میرے بہنوئی ملک حمید اللہ صاحب موری دروازہ لاہور جو عرصہ ایک سال سے بعارضہ ٹی بی بیمار تھے مورخہ ۲-۳-۵۱ بروز جمعہ تلہ صوبہ سنگھ میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون - مرحوم عین جوانی کی حالت میں رحلت فرما گئے - دو لڑکیاں اور ایک لڑکا جو بالکل کمسنی کی حالت میں ہیں - مرحوم کی کی یادگار رہیں - احباب کرام مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا اللہ تعالےٰ ان چھوٹے چھوٹے بچوں کا حافظ و ناصر ہو -

ڈاکٹر رحمت اللہ میڈیکل پریکٹیشنر - تلہ صوبہ سنگھ

(۲) چودھری امیر محمد خان صاحب صاحب ولد چودھری سکندر خاں صاحب آف ابراز خورد تحصیل و ضلع ہوشیارپور حال جوڑیہ کلاں ضلع سیالکوٹ مورخہ ۲-۳-۵۰ بروز جمعۃ المبارک صبح کے وقت وفات پا گئے (دم)

(۳) اپنے حقیقی مولیٰ سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون - مرحوم ضلع ہوشیارپور کے ابتدائی صحابی (اور موصی) تھے - ہفتہ کے دن آپ کی نعش ربوہ لائی گئی جہاں آپکو امانتاً دفن کیا گیا -

عبد الوہاب عمر

روزنامہ الفضل لاہور
۱۴ مارچ ۱۹۵۱ء

تبلیغ حق کا طریق

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو جب فرعون کے پاس جانے کے لئے فرماتا ہے۔ تو ساتھ ہی اُن کو یہ بھی تاکید کر دی جاتی ہے۔ کہ فرعون کے ساتھ نرمی سے کلام کرنا۔ چنانچہ سورہ طٰہٰ میں ہے۔

اذھبا الیٰ فرعون انہ طغیٰ ج فقولا لہ قولا لینا لعلہ یتذکر او یخشیٰ (۴۴:۴۵)

فرعون ایک سرکش شہنشاہ ہے۔ جو اپنے آپ کو انسانوں سے بالا ہستی سمجھتا ہے۔ اور عوام سے اپنے تئیں خدا کہلواتا ہے۔ اس نے اپنے اور اپنی قوم کے مفاد کے لئے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے۔ بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم ہے۔ آپ کے دل میں ان کے لئے بے پناہ ہمدردی کا جذبہ ہے جو ظلم و ستم ان پر فرعون کی عملداری میں ہو رہے ہیں آپ ان کی برداشت کی طاقت نہیں رکھتے۔ یہاں تک آغاز جوانی میں ایک قبطی کو ایک بنی اسرائیل پر ظلم کرتے دیکھتے ہیں۔ تو آپ دخل اندازی کر کے ظالم کو ایسی ضرب پہنچاتے ہیں۔ کہ وہ جان بحق ہو جاتا ہے۔

ان حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کے بھائی کو اللہ تعالیٰ فرعون جیسے سرکش۔ ظالم۔ فاسق و فاجر انسان کے پاس ہدایت کا پیغام دینے کے لئے بھیجتا ہے اور ساتھ ان کو نرم کلامی کی تاکید بھی کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کا طریق کار اللہ تعالیٰ نے کیا مقرر کیا ہے کہ انہیں فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کے لئے کیا روش اختیار کرنی چاہیئے۔ یہ تو ایک مثال ہے۔ ورنہ قرآن کریم نے تبلیغ کے اس پہلو پر اتنا زور دیا ہے۔ کہ جا بجا اللہ تعالیٰ اپنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی اس کی تاکید فرماتا جاتا ہے۔ اور یہاں تک کہتا ہے کہ تمہارا کام تو صرف تبلیغ کرنا ہے اور کچھ نہیں۔ کوئی ایمان لاتا ہے یا نہیں۔ یہ دیکھنا تمہارا کام نہیں ہے

الغرض اللہ تعالیٰ کے نزدیک نرم کلامی تبلیغ کی جان ہے۔ خواہ مخاطب کتنا بھی گنہگار ہو۔ کتنا بھی فاسق و فاجر ہو۔ ایک نبی اللہ کو بھی یہ اجازت نہیں ہے۔ کہ اس کے ساتھ سخت کلامی سے پیش آئے۔ ہاں بعض اوقات جب کوئی بدبخت ایذا دہی میں حد سے زیادہ گزر جاتا ہے۔ اور نہ صرف یہ کہ خود ایمان نہیں لاتا۔ بلکہ مومنین کو ذلیل و رسوا کرنے میں اتنا سنجیدہ ترکتا ہے کہ ڈر ہوتا ہے کہ اب اس کے منہ پر اس کی باتوں کو الٹا نہ مارا گیا۔ تو یہ ظلم و تعدی میں اور بھی بڑھتا چلا جائے گا۔ تو خود اللہ تعالیٰ بھی اپنے نبی کی زبان سے اس کی حقیقت بیان فرماتا ہے۔ اور نبی کو بھی اجازت دیتا ہے۔ کہ وہ اس کی درشت کلامی کا سختی سے جواب دے اور اس کی گندی فطرت کو واشگاف کرے۔ ایسے لوگوں کے حق میں جو سخت کلامی کی جاتی ہے وہ جائز ہے۔ خود کلام پاک میں ایسے ضدی سرکش انسانوں کی صفات خبیثہ کا ذکر کرنا اللہ تعالیٰ نے بھی ضروری سمجھا ہے۔ اور ان کے لئے تبت یدا ابی لہب وتب اور حمالۃ الحطب جیسے خطاب بیان کئے گئے ہیں۔ ایک شخص کو تو "زنیم" تک بھی کہنا پڑ گیا ہے۔ یہ اسی طرح ہے جیسا کہ بعض وقت جراح کو نشتر لگانے کی ضرورت پڑتی ہے۔

مگر یہ استثناء کی صورتیں ہیں۔ قاعدہ یہی ہے کہ بڑے بڑے جبار اور سرکش لوگوں سے بھی خطاب کیا جائے۔ تو نہایت نرمی سے کیا جائے۔ کوئی ایسی بات نہ کہی جائے۔ جس سے ان کو خواہ مخواہ دکھ ہو۔ یہی اسلام کا اصول ہے۔ اور قرآن کریم میں جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے۔ تبلیغ کے اس کلیہ پر بہت زور دیا گیا ہے۔ "جادلہم بالتی ھی احسن" تو مشہور آیہ ہے اور بھی کئی آیات ہیں جن میں صاف صاف نرم کلامی کی تاکید فرمائی ہے۔ ہمارے علماء ان آیات کو اچھی طرح جانتے ہیں۔

یہ تو ان لوگوں کے لئے ہے۔ جو سرے سے نبی اللہ کے مخالف ہوتے ہیں۔ اس سے اندازہ لگا لیجئے۔ کہ ایک مسلمان کو مسلمان کہلانے والے سے سلوک کرنے کا کیا مقام ہو سکتا ہے۔ رحماء بینھم تو اس کی ادنیٰ صورت ہے۔ مگر ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج وہ لوگ جو اقامت دین کا دعویٰ لے کر اٹھے ہیں۔ مودودی صاحب کی جماعت اسلامی کے ترجمان مسلم لیگی حکومت کے ارکان پر جس انداز سے نکتہ چینی کرتے رہے ہیں اور کر رہے ہیں وہ قطعاً تقویٰ کی حامل نہیں ہے۔ یہ بات ہم ہی نہیں کہتے ابھی چند ہی روز ہوئے ہیں کہ خود کوثر میں ان لوگوں کے انداز تنقید کی انتہائی تلخی کی شکایت کا ایک مکتوب شائع ہوا تھا۔ اور وہ بھی کسی غیر کا نہیں بلکہ خود ان کے کسی ہمدرد کا مکتوب تھا۔

جن لوگوں نے کوثر" اور "تسنیم" یا "قاصد" کا متواتر مطالعہ کیا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اس صالح جماعت کا انداز نکتہ چینی نہایت نجس ہے۔ طنز و تمسخر تو گویا ان کے نزدیک کوئی بات ہی نہیں۔ کوئی معاملہ ہو کوئی بات ہو یہ صالح لوگ اس پر بازاری قسم کی پھبتیاں کسنا اپنا صالحانہ حق سمجھتے ہیں۔ حکومت کا کوئی رکن خواہ کتنا ہی اچھا کام کرے۔ یہ اس میں مین میخ نکالنا تبلیغ حق خیال کرتے ہیں۔ اس کو لوگوں کی نظروں میں گرانے اور حقیر بنانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔ اور پھر اپنی صالحیت کی شیخی بگھارنا تو ان کی فطرت ثانیہ بن چکی ہے۔

مان لیا۔ کہ ارکان حکومت تقویٰ کے معیار پر پورے نہیں اُترتے۔ چلو اس سے بڑھ کر ہم یہ بھی مان لیتے ہیں کہ ان کی زندگیاں اسلامی اصول کے خلاف ہیں مگر ہر وقت اُن کی تحقیر کا راگ گاتے رہنا انکی ہیٹی کرتے رہنا بھی کونسی مومنانہ شان ہے۔ آپ "کوثر" کا کوئی پرچہ اٹھا کر دیکھئے حرام ہے جو اس میں آپ ایک لفظ بھی کبھی کسی کی تعریف میں پائیں گے۔ تعریف تو بڑی چیز ہے۔ اس میں ارکان حکومت کے کسی اچھے کام کا سیدھے سادے لفظوں میں بھی کبھی ذکر نہیں ملے گا۔ ضرور کچھ نہ کچھ برائی دکھانے کی کوشش کی گئی ہوگی آخر یہ ارکان حکومت بھی مسلمان کہلاتے ہیں۔ بقول غالب ع

حد چاہیئے سزا میں عقوبت کے واسطے
آخر گنہگار ہوں کافر نہیں ہوں میں

پاکستان ایک نوزائیدہ ملک ہے۔ چاروں طرف دشمن تاک میں لگے ہیں۔ آپ اچھے صالح ہیں۔ کہ بجائے اُن کی حوصلہ افزائی کرنے کے جب بھی آپ نے زبان کھولی ہے یا جب بھی ایک حرف لکھا ہے۔ ارکان حکومت کی ہجو ہی فرمائی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پاکستان تو اسلام کے لئے بنایا گیا ہے اور مسلم لیگ کے زعماء بالجبر اس پر قابض ہو بیٹھے ہیں۔ یہ کتنے ظلم کا قول ہے۔ جب مسلم لیگ پاکستان بنانے کے لئے لڑ رہی تھی۔ تو یہ صالحین اس کو جنت الحمقاء بتا رہے تھے۔ اسلام کے لئے بنایا گیا ہے نہ کہ مودودی جیسے علماء کے لئے جن کا پہلا اصول یہ ہے کہ ماں دی ماں میں بھانبڑ اڑ ہو جاؤں تو ....

بھائیو! پاکستان مسلمانوں کے لئے ہی بنایا گیا ہے۔ سارے مسلمانوں کے لئے بلکہ سارے پاکستانیوں کے لئے اسلام کے قانون کو تدریج یہاں نافذ کرنے کے لئے مسلم لیگ کے اصول ہی صحیح اصول ہیں۔ وہ مسلمہ اور غیر مسلمہ اسلامی فرقوں کی غیر اسلامی اور لادینی تمیز سے مبرا ہیں۔ آپ نے صالحیت کا نعرہ بلند کر کے ملک و قوم کو کیا فائدہ پہنچایا ہے۔ حکومت پاکستان کے خلاف عوام میں نفرت پھیلائی ہے اور کیا کیا ہے؟ اور اس طرح دشمنان اسلام و پاکستان کے ہاتھ مضبوط کئے ہیں یہ اقامت دین کی دعوت کا عجیب ڈھنگ ہے کہ ایک اسلامی حکومت کے ارکان کو بجائے اس کے کہ اُن کو نرم کلامی سے سمجھایا جائے۔ اُن کو ہر وقت طنز و تمسخر طعن و تشنیع اور سب و شتم کے کانٹے ہی چبھوتے رہیں۔ تاکہ نہ تو وہ حکومت کا کام دلجمعی سے کر سکیں اور نہ اپنے اخلاق سنوارنے کی طرف توجہ دے سکیں۔

بھائیو آپ کی طرز دعوت نے پاکستان اور اسلام کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا۔ آپ نے صرف ملک میں انتشار پھیلانے میں مدد دی ہے۔ عوام کو حکومت کے خلاف بھڑکایا جاتا ہے۔ آپ کے اس کارنمایاں کا فائدہ آپ نہیں بلکہ دشمنان پاکستان اٹھائیں گے۔ کمیونزم اٹھائیگا۔ روس اور امریکہ اٹھائیگا۔ برطانیہ اٹھائیگا۔ آپ کو چاہیئے تھا۔ کہ آپ سب سے پہلے پاکستانیوں کو ایک بندھن میں بندھے رکھنے کے لئے کوشش کرتے۔ ساتھ ساتھ اپنے نمونے سے عوام کی تربیت کرتے جاتے۔ ارباب حکومت کی اکثریت آخر خدا و رسول کی نام لیوا تھی۔ جوں جوں عوام کی تربیت ہوتی۔ وہ خود بخود بدلتے چلے جاتے۔ مگر آپ نے چھٹتے ہی نعرہ لگایا۔ کہ ہم بے دین قیادت کو بدل کر صالح قیادت کے ہاتھ میں اقتدار دیں گے۔ حالانکہ آپ کی اپنی صالحیت بھی محل نظر ہو سکتی ہے۔

آپ نے دیکھ لیا کہ اگر خدا کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو دشمن نے تو پاکستان کا تختہ اُلٹ کر روس کی بساط بچھانے کی پوری پوری تجویز کر رکھی تھی۔ اگر خدانخواستہ اس کی تدبیر چل جاتی۔ تو جو انتشار اور بے چینی آپ نے ملک میں پھیلائی ہے۔ اور جو منافرت آپ نے حکومت کے خلاف عوام کے دلوں میں جاگزین کی ہے۔ اس کا فائدہ کمیونزم کو پہنچتا یا اسلام کو؟ کچھ تو سوچیئے۔ اور اب ہی باز آیئے۔

بھائیو اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تشدد کی طریقوں کی مذمت کی ہے۔ اسی لئے اُس نے کئی کئی رنگ میں فتنہ و فساد کی مذمت کی ہے واقعی فتنہ و فساد۔ قتل انسانی سے بھی زیادہ سخت بُرا ہے۔ قتل میں تو ایک آدھ معصوم کی جان جاتی ہے۔ مگر فتنہ و فساد میں ہزاروں خاندان تباہ ہوتے ہیں۔ ہزاروں بہو بیٹیوں کی عصمت لٹتی ہے۔ ہزاروں بے گناہ تہ تیغ ہوتے ہیں۔ اور یقیناً حکومت کا وقار لوگوں کے دلوں سے کم کرنے کی کوشش کرنا فتنہ و فساد کے عناصر کو ہوا دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو قطعاً پسند نہیں کرتا۔ دیکھ لو۔ اس وقت تمام فتنہ پسند عناصر آپ کے ساتھ ہیں۔ اور مسلم لیگ کے خلاف ہیں۔ اس سے ہی کچھ سبق سیکھئے۔ ہم کو بیشک آپ "مرزائی" ہی کہا کریں۔ ہم آپ کو اسلامی اخلاق سے عاری ہونے کا طعنہ بھی نہیں دینگے مگر باقی مسلمانوں کے جان و مال اور ناموس کا ہی کچھ خیال کیجیئے۔

حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کا اسلوبِ تحریر

"ایک پُر جذبہ اور قوی الفاظ کا انبار اس کے دماغ میں بھرا رہتا ہے۔ اور جب وہ لکھنے بیٹھتا ہے تو جچے تُلے الفاظ کی ایسی آمد ہوتی تھی کہ بیان سے باہر ہے........ واقعی اس کی بعض بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔" (مرزا حیرت دہلوی۔ کرزن گزٹ یکم جون ۱۹۰۸ء)

(از مکرم پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد بی۔اے آنرز۔ ایم۔اے (پنجاب) ایم۔اے (ناگپور)

پچھلے دنوں بزمِ اردو تعلیم الاسلام کالج لاہور کے زیرِ اہتمام خاکسار نے "حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا اسلوبِ تحریر" کے موضوع پر ایک مقالہ پڑھا تھا جس میں ماہرینِ فنِ تنقید کے وضع کردہ اصول کی روشنی میں حضور علیہ السلام کی تحریرات پر نظر کرتے ہوئے میں نے عرض کیا تھا کہ:۔

"یہ امر عیاں ہے کہ حضور بھی ایک خاص اسلوبِ نگارش کے مالک ہیں جو آپ کے وقیع موضوع کے ساتھ ہر طرح مناسبت رکھتا ہے۔ آپ کی تحریر میں وقار متانت سنجیدگی اور پاکیزگی بدرجۂ اتم پائی جاتی ہے باایں ہمہ اس میں روانی۔ سلاست اور سادگی بھی موجود ہے۔ آپ کا اندازِ تخاطب کچھ اس قدر دلآویز ہے کہ آپ کی تحریر کو غور سے پڑھنے کے بعد اس سے اثر پذیر نہ ہونا ناممکن ہے۔ اس میں رنگینی و لفاظی نہیں کہ آپ کے موضوع کی عظمت کے یہ منافی تھی۔ نہ تکلف و تصنع ہے۔ کہ اس سے آپ کو دور کی نسبت بھی نہ تھی۔ پُر خلوص جذبات و خیالات کا اظہار نہایت پاک اور صاف زبان میں فرمایا ہے۔ جس کے ہر ہر لفظ سے مقصد عیاں اور مدعا ظاہر ہے لاریب آپ کے اسلوبِ بیان نے زمانۂ مابعد کے اسالیبِ بیان اور طرزِ نگارش پر ایک گہرا نقش چھوڑا۔ جس کی وجہ سے آج یہ سادہ پیرائی ہر جگہ جلوہ گر ہے۔"

اس مقالہ سے غرض ادبِ اردو سے فی زمانہ دلچسپی رکھنے والے حضرات کی توجہ اس امر کی طرف منعطف کرنا تھی کہ جہاں بالعموم سرسید احمد نذیر احمد۔ ذکاء اللہ۔ حالی اور شبلی کے ادبی کمالات کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے وہاں اس زمانہ کے ایک بہت بڑے مصنف جس نے کم و بیش ستاسی کتب تصنیف کیں کی مصنفات کو محض اختلافِ عقائد کی بنا پر نظر انداز کر دیا جاتا ہے جو قرینِ انصاف نہیں۔ ہمیں اُس زمانہ کے ادیبوں کے ادبی کمالات پر نظر کرتے ہوئے اس عظیم الشان مصنف کی تحریرات کو بھی زیرِ نظر رکھنا چاہیئے جس نے چند "مضامین" یا "خطوط" لکھنے پر ہی اکتفا نہیں کی بلکہ متعدد ضخیم و عریض کتب لکھیں جن میں فصیح انداز میں، نیز اور سنجیدہ مضامین پر سیر حاصل بحث کی۔

حضور کی تحریرات پر ایک ادیب کی حیثیت سے نظر کرتے ہوئے میں نے حضور کے بعض ادبی کمالات کو منظرِ عام پر لانے کی کوشش کی ہے۔ حضور کے شدید مخالف مرزا حیرت دہلوی بھی ان کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوئے تھے جبکہ حضورؑ کی وفات پر حضورؑ کے متعلق انہوں نے لکھا۔

"اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندیٔ ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں۔ ایک پُر جذبہ اور قوی الفاظ کا انبار اس کے دماغ میں بھرا رہتا تھا اور جب وہ لکھنے بیٹھتا۔ تو جچے تُلے الفاظ کی ایسی آمد ہوتی تھی کہ بیان سے باہر ہے....... واقعی اس کی بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔"

(کرزن گزٹ یکم جون ۱۹۰۸ء)

اور مولانا مولوی عبداللہ العمادی ایڈیٹر وکیل امرتسر نے اسی زمانہ میں وکیل میں حضور علیہ السلام کے متعلق

"وہ شخص۔ بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو"

کے الفاظ استعمال کئے۔ اور لکھا۔

"مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبولِ عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔"

مگر مجلس احرار اسلام کے اخبار آزاد میں پچھلے دنوں میرے اس مقالہ پر معاندانہ انداز میں تبصرہ کرتے ہوئے ایک مضمون نگار نے لکھا ہے کہ حضور کی تحریرات میں نعوذ باللہ "تعفن و بدبو" "فحش نگاری اور عریانی"۔ "بدزبانی" اور "پھکڑ بازی" پائی جاتی ہے۔ ذیل میں حضور علیہ السلام کی تحریرات سے چند ایک اقتباسات درج کئے جاتے ہیں۔ تاکہ قارئین کرام اندازہ کر سکیں کہ آزاد کے مضمون نگار کی رائے کس حد تک دیانت دارانہ ہے۔

(۱)

"معراج منیر" میں آقائے نامدار سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آپ نذرِ عقیدت یوں پیش کرتے ہیں:۔

"ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی نبیوں کا سردار۔ رسولوں کا فخر۔ تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلعم ہے۔ جس کے زیرِ سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہ مل سکتی تھی۔"

(۲)

"حقیقۃ الوحی" میں انہی جذباتِ خلوص کا اظہار یوں فرماتے ہیں:۔

"ہم کافر نعمت ہوں گے۔ اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحیدِ حقیقی ہم نے اس نبی کے ذریعے سے پائی ہے اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اُسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اسی کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں۔ اُسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے۔" (ص۱۰۶)

(۳)

رسالہ "الوصیت" میں حضور فرماتے ہیں:۔

"خدا کی رضا کو تم پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر اپنی لذات کو چھوڑ کر اپنی عزت کو چھوڑ کر۔ اپنا مال چھوڑ کر۔ اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے لیکن اگر تم تلخی اٹھاؤ گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے۔ اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے۔ جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔" (ص۹)

(۴)

"کشتی نوح" میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہوگے اور خدا تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہوگے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔ ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے؟ پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ تمہارا خدا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں۔ اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلی اسباب پر گر گئیں۔" (ص۲۰)

(۵)

"چشمۂ معرفت" میں حضور فرماتے ہیں۔

"غرض ایک عقلمند اور منصف مزاج آدمی کے نزدیک اس بات کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں ہے کہ خدا کی کتاب کا فرض یہی ہے کہ وہ خدا کو ایسا نظر لا دے اور خدا کی ہستی کے بارے میں یقین کے درجے تک پہنچا دے اور خدا کی عظمت اور ہیبت کو دل میں بٹھا کر گناہ کے ارتکاب سے روک دے ورنہ ہم ایسی کتاب کو کیا کریں جو نہ دل کا گند دور کر سکتی ہے اور نہ ایسی پاک اور کامل معرفت بخش سکتی ہے۔ جو گناہ سے نفرت کرنے کا موجب ہو سکے۔" (۲۹۳)

(۶)

حضورؑ "تحفۂ گولڑویہ" کے ص۱۳ پر فرماتے ہیں:۔

"اے لوگو! تم یقیناً سمجھو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں۔ یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں۔ تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا اور نہیں رکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرلے۔ اور اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہوں گے۔ اور اگر تم گواہی کو چھپاؤ تو قریب ہے کہ پتھر میرے لئے گواہی دیں۔ پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور۔ خدا کسی امر کو

بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا۔ میں اس زندگی پر لعنت بھیجتا ہوں جو جھوٹ اور افترا کے ساتھ ہو۔"

عبارت میں زور روانی۔ جوش اور صداقت اس قدر ہے کہ سامع اس سے مرعوب اور متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ تحدّی کہ

"کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور"

حضور علیہ السلام کی صداقت کی بین دلیل ہے۔

(۷)

اسی انداز میں حضور علیہ السلام "حقیقۃ الوحی" کے صفحہ ۲۵۷ پر فرماتے ہیں۔

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیاء تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے۔ نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

یہ تحریر کسی حاشیہ آرائی کی محتاج نہیں اسے پڑھنے کے بعد اپنے دل ہی سے پوچھئے کہ یہ ادب کا شہ پارہ کس درجہ عظمت اپنے اندر رکھتا ہے۔

(۸)

"پیغام صلح" میں ہمدردی و رواداری کی تعلیم دیتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

"اے ہم وطنو! وہ دین دین نہیں ہے جس میں عام ہمدردی کی تعلیم نہ ہو۔ اور نہ وہ انسان انسان ہے جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو۔ ہمارے خدا نے کسی قوم سے فرق نہیں کیا۔ سب کے لئے خدا کی زمین فرش کا کام دیتی ہے اور سب کے لئے اس کا سورج اور چاند اور کئی ستارے روشن چراغ کا کام دے رہے ہیں۔ دوسری خدمات بجا لا رہے ہیں ۰۰۰۰۰ پس یہ اخلاق ربانی ہمیں سبق دیتے ہیں کہ ہم بھی اپنے بنی نوع انسانوں سے مروت اور سلوک کے ساتھ پیش آویں۔ اور تنگ دل اور تنگ ظرف نہ بنیں۔ دوستو! یقیناً سمجھو کہ اگر ہم دونوں قوموں میں سے کوئی قوم خدا کے اخلاق کی عزت نہیں کرے گی اور اس کے پاک خلقوں کے خلاف اپنا چال چلن بنائے گی۔ تو وہ قوم جلد ہلاک ہو جائے گی اور نہ صرف اپنے تئیں بلکہ اپنی ذریت کو بھی تباہی میں ڈالیگی۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے تمام ملکوں کے راستباز یہ گواہی دیتے آئے ہیں کہ خدا کے اخلاق کا پیرو ہونا انسانی بقاء کے لئے ایک آب حیات ہے۔ اور انسانوں کی جسمانی اور روحانی زندگی اس امر سے وابستہ ہے کہ وہ خدا کے تمام مقدس اخلاق کی پیروی کریں جو سلامتی کا سرچشمہ ہے۔" (صفحہ ۱-۲)

اقتباسات بالا کے مطالعہ سے قارئین کرام بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ حضور کی تحریرات بقول آزاد "بعفن و بدبو" "فحش نگاری اور عریانی" "بدزبانی اور "پھکڑ بازی" کی حامل ہیں۔ یا روانی۔ سلاست اور سادگی سنجیدگی متانت اور وقار۔ پاکیزگی اور جوش کے ساتھ رسالتمآب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ جذبات عقیدت و محبت کی حامل۔ تعلیم اسلامی کی آئینہ دار اور اسلامی اخلاق کی، مظہر

آزاد کے مضمون نگار نے اپنی تائید میں چند ایک حوالجات درج کئے ہیں۔ دو حوالوں کے ضمن میں حیات احمدیہ حصہ اول کا ذکر کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ حیات احمدیہ حضور علیہ السلام کی کسی تصنیف کا نام نہیں۔ مضمون نگار نے چشمہ معرفت کے صفحہ ۱۱۶ کا حوالہ دیا ہے۔ لیکن محولہ عبارت ہمیں صفحہ ۱۱۶ پر کہیں نظر نہیں آتی۔ صفحہ ۱۱۳ پر اس میں سے ایک فقرہ مندرج ہے۔ مضمون نگار نے مفید مطلب بنانے کے لئے اس میں ایک لفظ تبدیل کر دیا ہے۔ اور مزید وضاحت کے لئے اس کے ساتھ ایک فقرہ اپنی طرف سے بڑھا دیا ہے۔ حضور کا جو فقرہ مندرج ہے۔ وہ اس بات کی تائید میں کہ

"وید بات بات میں مخلوق پرستی کی طرف کھینچتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کو محدود قرار دیتا ہے۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۱۱۲)

وید میں سے بطور استشہاد پیش کیا گیا ہے اور ظاہر ہے۔ کہ "نقل کفر کفر نہ باشد" اس زمانہ میں آریہ۔ اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر نہایت رکیک حملے کرتے تھے۔ اس لئے حضور کو بھی ان کی اپنی مسلمات سے جواب دینا پڑے۔ چنانچہ میرزا حیرت دہلوی حضور کے ان جوابات کے متعلق لکھتے ہیں۔

"اور جیسے دندان شکن جواب مخالفین اسلام کو دیئے گئے۔ آج تک معقولیت سے ان کا جواب الجواب ہم نے نہیں دیکھا۔ سوائے اس کے کہ آریہ نہایت بدتہذیبی سے اسے یا پیشوایان اسلام یا اصول اسلام کو گالیاں دیں۔ کوئی معقول جواب نہ اب تک دیا نہ دے سکتے ہیں"

(کرزن گزٹ یکم جون ۱۹۰۸ء)

آریوں کی ۰۰۰۰۰۰ ملحوظ خاطر رہے "جواب الجواب" کے الفاظ سے واضح ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے محض جواباً یہ امور بیان کئے تھے

مولانا عبد اللہ العمادی مدیر وکیل نے حضور علیہ السلام کی وفات پر لکھا

"مرزا صاحب کی اس رحلت نے ان کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلافات کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو۔ ان تعلیمیافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا۔ کہ ان کا ایک بڑا شخص ان سے جدا ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو اس کی ذات سے وابستہ تھی۔ خاتمہ ہو گیا"

"مدافعت" کا لفظ مد نظر رہے۔ نیز مولانا نے لکھا

"اس کے علاوہ آریہ سماج کی زہریلی کچلیاں توڑنے میں مرزا صاحب نے اسلام کی بہت خاص خدمت انجام دی"

اور ایڈیٹر صادق الاخبار ریواڑی نے اس وقت لکھا

"مرزا صاحب نے اپنی پرزور تقریروں اور شاندار تصانیف سے مخالفین اسلام کے ان لچر اعتراضات کے دندان شکن جواب دیکر ہمیشہ کے لئے ساکت کر دیا اور ثابت کر دیا۔ کہ حق حق ہی ہے۔ اور واقعی مرزا صاحب نے حق حمایت اسلام کماحقہ ادا کر کے خدمت دین اسلام میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا"

"ساکت کر دیا" اور "دندان شکن جواب" کے الفاظ سے واضح ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے آریوں کا منہ بند کرنے کے لئے یہ الزامی جوابات دیئے تھے۔

مضمون نگار نے عوام کے جذبات کو مشتعل کرنے کے لئے لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے

"قائد اعظم سے لے کر مولانا شبیر احمد عثمانی مرحوم تک اور لیاقت علی خان سے لے کر سردار عبد الرب نشتر تک اور خواجہ ناظم الدین سے لے کر ممتاز دولتانہ تک

کو برا بھلا کہا ہے۔ اس دعویٰ کی تائید میں جو حوالہ درج کیا گیا ہے۔ اس کے مخاطب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کے وہ لوگ ہیں۔ جو یہ سمجھتے تھے کہ ۱۸۹۳ء میں پادری عبد اللہ آتھم کے ساتھ حضور کے مباحثہ میں اسلام کو نہیں بلکہ عیسائیت کو فتح ہوئی تھی۔ چنانچہ اس حوالہ کے درمیان میں بھی حضور فرماتے ہیں۔

"اور اپنی شرارت سے بار بار کہے گا۔ کہ عیسائیوں کی فتح ہوئی"

(انوار الاسلام صفحہ ۱۳۰)

مگر ان الفاظ کو مضمون نگار نے حذف کر دیا ہے کہ "آزاد" کی صحافتی، دیانت کی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اس عبارت کے مخاطب "قائد اعظم سے لے کر مولانا شبیر احمد عثمانی مرحوم تک اور لیاقت علی خان سے لے کر سردار عبد الرب نشتر تک اور خواجہ ناظم الدین سے لے کر ممتاز دولتانہ تک" کو ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔

مضمون نگار نے لکھا ہے کہ "کسی نبی کے کلام کو دنیوی ادب کی کسوٹی پر پرکھنے کی جرأت نہیں کی گئی کیونکہ نبی کا کلام اللہ کا کلام ہوتا ہے"۔ ایک چیز کو ایک جگہ "نبی کا کلام" تسلیم کیا گیا ہے اور پھر اسی جگہ اسی چیز کو بغیر کسی دلیل کے "اللہ کا کلام" قرار دیدیا گیا ہے۔

مخالفین احمدیت کے اعتراضات بالعموم اسی قسم کی متضاد باتوں پر مبنی ہوتے ہیں۔ جو منطقیانہ اصول کی تاب نہیں لا سکتیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو بات بھی فرماتے وہ الہامی ہوتی۔ اس کی تائید میں کوئی دلیل پیش نہیں کی گئی۔ کیا حجۃ الوداع میں حضور کا خطبہ اور احادیث نبوی صلعم میں ارشادات نبوی سب کے سب الہامی تھے اور اس وجہ سے کلام اللہ؟

مضمون نگار نے دعویٰ کیا ہے کہ "نبی مصنف نہیں ہو سکتا اور مصنف نبی نہیں ہو سکتا" مگر اس کی تائید میں بھی قرآن کریم یا ارشادات نبوی صلعم سے کوئی دلیل نہیں پیش کی۔ نبی تبلیغ ہدایت اور تزکیۂ نفوس کے لئے ہر وہ ذریعہ استعمال کرتا ہے جس کی خداداد قابلیت اسے حاصل ہوتی ہے۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

اسلامی رواداری کی تعلیم

(۳)

(از مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب مولوی فاضل دارالمسیح قادیان)

(۲)

رواداری کے مفہوم میں یہ امر بھی داخل ہے۔ کہ جہاں انسان اپنے تعلق داروں اور اپنے دوستوں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آتا ہے۔ وہاں اسکی اخلاقی بلندی کا یہ بھی تقاضا ہے کہ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ موقع آنے پر ویسی ہی وسیع حوصلگی اور بلند ہمتی کا نمونہ دکھائے۔ اور اس کے دل میں ایسے نازک مواقع پر دشمنی کی آگ بھڑکنے کی بجائے جذبۂ ہمدردی جوش مارے۔ اور ان کی مدد و نصرت کے لئے میدان میں آجائے۔

چنانچہ بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکہ والوں نے جس قسم کا معاندانہ سلوک روا رکھا۔ وہ کسی دوست و دشمن سے پوشیدہ نہیں۔ ہر قسم کے ظلم و تعدی جور و جفا کے منصوبے کرنے کے بعد بالآخر آپ اپنے وطن سے بے وطن ہونے پر مجبور ہوئے۔ حتیٰ کہ مدینہ ہجرت کر جانے کے بعد بھی آپ کو اپنے گھر میں چین سے نہ بیٹھنے دیا۔ اور بار بار حملہ آور ہو کر مدینہ پر چڑھ آتے رہے۔ مگر اس مظلوم انسان کو مدینہ میں اس بات کی اطلاع ہوتی ہے۔ کہ مکہ میں سخت قحط پڑا ہے۔ قریش مکہ اس قحط سے سخت تکلیف میں مبتلا ہیں۔ غرباء کو سخت مصیبت کا سامنا ہے، تو وہ رحم مجسم سخت بے قرار ہوتا ہے۔ اور ازراہِ ہمدردی مکہ کے غرباء کے لئے اپنی طرف سے کچھ چاندی مکہ بھجوا دیتا ہے۔

اسی طرح روایات میں آتا ہے۔ کہ ایک اور موقعہ پر جب مکہ والے سخت قحط میں مبتلا ہوئے۔ اور ابوسفیان نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر رشتہ داری اور قرابت کا واسطہ دے کر تحریک کی کہ ان کے لئے اس قحط سے نجات پانے کی دعا کی جائے۔ تو حضور نے ازراہِ شفقت ان کے لئے دعا کی۔

گویا اسی طرح آپ نے اس بات کا ایک عملی ثبوت دیا۔ کہ آپ کا دل سخت ترین دشمنوں کے ساتھ بھی ایک گہری اور حقیقی ہمدردی رکھتا ہے۔ اور یہ کہ آپکی مخالفت صرف عقائد و خیالات کے ساتھ تھی۔ نہ کہ کسی انسان کی ذات کے ساتھ۔

اسی طرح آپ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی معزز آدمی آئے۔ تو تمہیں بھی اس کے ساتھ عزت و تکریم کے ساتھ پیش آنا چاہیئے۔

تاریخ میں آتا ہے۔ کہ حضرت عمر رضؓ کے زمانہ میں جب رومیوں سے مجاہدینِ اسلام نبرد آزما ہوئے۔ اور حمص کو فتح کر چکے تھے۔ تو کسی فوجی مصلحت کے ماتحت بعد مشورہ یہ طے ہوا۔ کہ تمام مفتوحہ علاقہ کو خالی کر کے دمشق میں تمام قوت کو از سرِ نو مجتمع کیا جائے۔ لیکن جزیہ کی رقم ان علاقوں کے رہنے والوں سے وصول کی جا چکی تھی۔ اور اس کے عوض مسلمانوں نے ان کی حفاظت کا وعدہ کیا ہوا تھا۔ جب ان علاقوں کو خالی کر دینے کا فیصلہ ہوا۔ تو چونکہ ذمیوں کی حفاظت کا ذمہ نہ لیا جا سکتا تھا۔ اس لئے جو کچھ ان سے لیا گیا تھا۔ سب کا سب واپس کر دیا گیا۔

اس شریفانہ سلوک کا وہاں کے عیسائیوں اور یہودیوں پر اس قدر اثر ہوا۔ کہ وہ رو رو کر دعائیں کر رہے تھے۔ اور جوش کے ساتھ کہتے جاتے تھے۔ خدا تم کو واپس لائے۔ اور پھر اس ملک کے حاکم ہو۔

اسی طرح حضرت عمر رضؓ کی اپنے ایک شدید دشمن کے ساتھ رواداری کی مثال ملاحظہ ہو۔

ایرانیوں کا ایک سردار ہرمزان نامی تھا۔ ایرانی جب قادسیہ کے میدان میں شکست کھا کر بھاگے۔ تو اس شخص نے خوزستان کے علاقہ میں اپنی ایک خود مختار حکومت قائم کر لی۔ مسلمانوں نے اسے شکست دی۔ تو اس نے اطاعت قبول کر لی۔ لیکن پھر بغاوت کی۔ مسلمانوں نے پھر اسکی سرکوبی کی لیکن اس کے بعد پھر اس نے جب دیکھا کہ شاہ فارس اپنی فوجیں جمع کر کے مسلمانوں کے ساتھ مقابلہ کے لئے آ رہا ہے۔ تو اسکی مدد کے لئے آمادہ ہو گیا۔ اور مسلمانوں کے ساتھ برسرِ پیکار رہا۔ بہت سی تگ و دو اور لڑائیوں کے بعد اس نے درخواست کی کہ میں پھر صلح کرتا ہوں۔ لیکن شرط یہ ہے۔ مسلمان مجھے مدینہ میں اپنے خلیفہ کی خدمت میں بھیج دیں۔ وہ جو فیصلہ میرے متعلق کریں گے۔ مجھے بسر و چشم منظور ہو گا۔ چنانچہ مدینہ بھیجا گیا۔

جب وہ فاروق اعظم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے اس سے دریافت کیا۔ کہ تم نے اتنی مرتبہ بدعہدی کی ہے۔ ہرمزان نے کہا۔ مجھے پیاس لگی ہے۔ چنانچہ پانی دیا گیا۔ تو پیالہ پکڑ کر اس نے کہا۔ کہ مجھے خوف ہے۔ کہ آپ مجھے پانی پینے کی حالت ہی میں قتل کر دیں گے۔ حضرت عمر رضؓ نے فرمایا کہ نہیں۔ اس کا کوئی فکر نہ کرو۔ جب تک تم پانی نہ پی لو۔ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائیگا۔ یہ سنتے ہی اس نے پیالہ ہاتھ سے رکھ دیا۔ اور کہا کہ میں پانی پیتا ہی نہیں۔ اور اس وعدہ کے مطابق اب آپ مجھے قتل نہیں کر سکتے۔

اب دیکھیں کہ یہ بھی کوئی وعدہ ہے عام رنگ میں ایک بات کہی گئی جسے توڑ موڑ کر اس سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہے۔ اور پھر یہ ایک ایسے شخص کی طرف سے ہے جو کئی بار بدعہدیاں کر چکا۔ اور عرصہ دراز تک پریشانی کا باعث بنا رہا۔ لیکن باوجود اس کے حضرت عمر نے فرمایا کہ گو تم نے میرے ساتھ دھوکا کیا مگر میں تم کو دھوکا نہ دوں گا۔ اور تمہیں قتل نہیں کرونگا۔

اب دیکھیں کہ یہ کس اعلیٰ پایہ کی رواداری کا نمونہ ہے۔ جو حضرت عمر نے اپنے شدید دشمن کے ساتھ دکھایا۔ اور یہ سب اسلامی تعلیم کا نتیجہ تھا۔ جس کا اثر حضرت عمر کے ہر رگ و ریشہ میں سرایت کر چکا تھا

۳

رواداری کے مفہوم میں انسانی حقوق کی ادائیگی بھی داخل ہے۔ یعنی بلحاظ انسان ہونے کے دوسرے انسان پر بھی حقوق عاید ہوتے ہیں۔ جن کی ادائیگی اس پر فرض ہے۔ ایسے حقوق میں کسی مذہب و ملت کا امتیاز مناسب نہیں۔ اسلام نے ایسے انسانی حقوق کو تسلیم کیا ہے۔ اور تعلیم دی ہے کہ ہر ایسے مواقع پر ہر مسلمان کا فرض ہے کہ بلا لحاظ مذہب و ملت اپنے بنی نوع انسان کی امداد اور نصرت کرے۔ مثلاً اگر کسی کے گھر میں آگ لگ گئی ہے اور ایک مسلمان دیکھ رہا ہے کہ میں اس آگ کے بجھانے میں کچھ مدد دے سکتا ہوں یا ایک شخص ڈوب رہا ہے اور ایک مسلمان اسے بچا لینے پر قدرت رکھتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ ان کی مدد کرے اگر وہ سستی دکھاتا ہے تو وہ حقیقی مسلمان نہیں۔ کیونکہ مسلمان کی صفت مؤمن یعنی دوسروں کو امن دینے والا ہے۔ اسی طرح کسی انسان کے بیمار ہونے کی خبر ملتی ہے۔ تو اس کا اخلاقی فرض ہے۔ کہ اس کی تیمار داری کے لئے جائے۔ اسلئے کہ بلحاظ انسان ہونے کے کوئی شخص بھی اسبات کی گارنٹی نہیں دے سکتا۔ کہ صحت و تندرستی اس کے لئے ابدالآباد کے لئے لکھ دی گئی ہے۔ اگر یہ تندرست ہے تو کل اس کے بیمار ہو جانے اور دوسرے کے تندرست ہو جانے کا احتمال ہے۔ اس جہت سے حضرت شارع علیہ السلام کے متعلق بھی خاص روایات میں آتا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جہاں اپنے خدام اور اپنے عزیز و اقارب کی بیمار پرسی کے لئے جاتے۔ وہاں اگر حضور کو کسی غیر مسلم کے بیمار ہونے کی اطلاع ملتی تو حضور اس کی خبر گیری کے لئے بھی اس کے گھر جاتے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ مدینہ میں ایک یہودی نوجوان بیمار ہو گیا۔ تو آنحضرت کو اس کا علم ہوا۔ تو آپ اسکی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور اسے حوصلہ اور تسلی دی۔

اسی طرح انسانی حقوق میں کسی کی مصیبت اور غم کے مواقع پر اس سے اظہار ہمدردی کرنا۔ اور اس کا غم غلط کرنے کی کوشش کرنا بھی داخل ہے۔ چنانچہ ابھی آپ حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی مکہ والوں پر کرم فرمائی کی مثال پڑھ چکے ہیں کہ کس طرح حضور نے اپنے جانی دشمنوں کے متعلق بھی تکلیف کی خبر پا کر ان کے غرباء کی امداد کے لئے چاندی بھیجی انہی روایات میں آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک جنازہ گزرا تو حضور کھڑے ہو گئے۔ صحابہ کا بیان ہے کہ حضور کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ جب جنازہ گذر گیا۔ تو ہم نے عرض کیا کہ حضور یہ تو ایک یہودی عورت کا جنازہ تھا تو حضور نے فرمایا ہاں موت سب ہی کے لئے یکساں ہے۔ اسلئے جب تم کوئی جنازہ دیکھو تو تم کھڑے ہو جایا کرو۔

الغرض اس قسم کی متعدد مثالیں ہیں جو حضرت بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جانشینوں کی سوانح حیات میں ملتی ہیں کہ انہوں نے انسانی حقوق کی ادائیگی میں کسی مذہب ملت کا امتیاز رکھے بغیر سب کے ساتھ ہمدردی اور حسن سلوک کیا۔

۴

مفتوح اقوام کیساتھ حسن سلوک کرنا

دنیا کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ دنیا میں بعض فاتح قومیں ایسی بھی گذری ہیں کہ انہوں نے اپنے فاتحانہ زمانہ میں مفتوح اقوام کو نہایت بیدردی سے ذلیل و خوار کیا اور ان کے معزز و مکرم لوگوں کی عزت کو خاک میں ملا دیا۔ مگر اسلام کے اکثر فاتحین جہاں بھی گئے اس ملک کے بسنے والوں کے لئے ترقی اور برتری کا پیغام لے کر گئے۔ ان کے ساتھ بہترین سلوک کیا اور ان کے معزز لوگوں کو اسی طرح عزت کی جگہ دی جس طرح وہ پہلے تھے۔

پھر جنگی قیدیوں کے بارہ میں جو آپ کی رواداری کی تعلیم ملتی ہے وہ نہایت ہی شاندار ہے۔

بطور مثال جنگ بدر کے قیدیوں کے متعلق سنئے جنگ بدر اسلامی جنگوں میں سے سب سے پہلی جنگ ہے جو مدینہ کے قریب بدر کے مقام پر لڑی گئی۔ جبکہ دشمن مکہ سے ایک ہزار کی تعداد میں مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کی خاطر حملہ آور ہوا تھا۔

ان کے مقابل میں صرف ۳۱۳ نہتے مسلمانوں نے صرف الٰہی مدد و نصرت سے فتح پائی اور کفار کے ستر آدمی مسلمانوں کے ہاتھ قید ہوئے ان قیدیوں کو مختلف مسلمانوں کی سپردگی میں دیدیا گیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو تاکید فرمائی کہ قیدیوں کے ساتھ نرمی اور شفقت کا سلوک کریں اور ان کے آرام کا خیال رکھیں۔

صحابہ نے جن کو اپنے آقا کی ہر خواہش پورا کرنے کا عشق تھا۔ آپکی اس نصیحت پر اس خوبی کے ساتھ عمل کیا کہ دنیا کی تاریخ میں اسکی مثال نہیں ملتی۔

حتیٰ کہ سر ولیم میور یورپین مؤرخ نے ان قیدیوں کے ساتھ اس مشفقانہ سلوک کا مندرجہ ذیل الفاظ میں اعتراف کیا ہے:۔

"محمد (صلعم) کی ہدایت کے ماتحت انصار و مہاجرین نے کفار کے قیدیوں کے ساتھ بڑی محبت اور مہربانی کا سلوک کیا چنانچہ بعض قیدیوں کی اپنی شہادت تاریخ میں ان الفاظ میں مذکور ہے کہ خدا بھلا کرے مدینہ والوں کا وہ ہم کو سوار کرتے تھے اور آپ پیدل چلتے تھے۔ ہم کو گندم کی پکی ہوئی روٹی دیتے۔ اور آپ صرف کھجوریں کھا کر پڑے رہتے تھے" (باقی)

خریداران الفضل کی فوری توجہ کیلئے

اخبار الفضل میں روزانہ اعلان کیا جا رہا ہے۔ کہ احباب اپنی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ اب اس پر فوری توجہ فرمانا آپ کے لئے اشد ضروری ہو گیا ہے۔ اس لئے کہ بعض وی۔پی کی رقوم ۱۹۴۸ء سے اس وقت تک ڈاکخانہ سے دفتر ہذا کو نہیں ملی ہیں۔ حالانکہ کافی سے زیادہ خط و کتابت ہو چکی ہے۔ بعض وی۔پی ہندوستان میں بھی بھجوائے گئے تھے۔ جس وقت وہاں وی۔پی جا سکتے تھے۔ ڈاکخانہ نے جواب دیا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کی کرنسی کا فیصلہ ہونے پر اُن کی رقم مل سکیگی۔ فی وی۔پی ۴ر کا ٹکٹ لگا کر رقم کا مطالبہ کرنا پڑتا ہے۔ دفتر ہذا کے چھتیس عدد وی۔پی ڈاکخانہ سے قابل وصول ہیں جن کی رقم ۱۴-۰-۵۴۰ ہے۔ مندرجہ ذیل وی۔پی اس کے علاوہ ہیں۔ جن کی رقم ڈاکخانہ سے ابھی تک وصول نہیں ہوئی ہے۔

نمبر وی۔پی / تاریخ	رقم وی۔پی	بنام
۳۱۸۹۲ / ۲-۱۰-۵۰	۷/۵	قریشی عبدالشکور صاحب
۳۱۹۱۳ / ۷-۱۰-۵۰	۱۳/۵	فضل محمد صاحب باڑہ لنڈ
۳۱۹۱۴ / ۷-۱۰-۵۰	۲۴/۵	لفٹیننٹ بشیر احمد صاحب
۳۱۹۳۴ / ۱۲-۱۰-۵۰	۲۴/۵	مولوی محمد جعفر صاحب
۳۱۹۹۱ / ۲۴-۱۰-۵۰	۱۳/۵	شیخ محمد حسین صاحب
۳۲۰۴۶ / ۲-۱۱-۵۰	۱۳/۵	پریذیڈنٹ صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ
۳۲۱۲۶ / ۲۲-۱۱-۵۰	۱۳/۵	قریشی عبدالحمید صاحب
۳۲۱۶۴ / ۲۲-۱۱-۵۰	۲۴/۵	راجہ عبدالقدیر صاحب
۳۲۱۹۵ / ۹-۱۲-۵۰	۳/۵	چوہدری محمد اقبال صاحب
۳۲۳۱۸ / ۲۰-۱۲-۵۰	۱۳/۵	سوندھی خان صاحب
۳۲۳۵۵ / ۴-۱-۵۱	۱۳/۵	این اے چوہدری صاحب
۳۲۴۴۹ / ۲۰-۱-۵۱	۲۴/۵	ڈاکٹر مولا بخش صاحب
۳۱۵۱۹ / ۲۵-۱-۵۱	۲۴/۵	ایم احمد صاحب
۳۱۵۶۶ / ۲۷-۱-۵۱	۲۴/۵	میجر عزیز احمد صاحب
۳۱۵۹۸ / ۲۷-۱-۵۱	۲۴/۵	ایم مرتضیٰ صاحب
۳۱۶۸۴ / ۱۰-۲-۵۱	۵/۵	میاں محمد یوسف صاحب
۳۱۶۸۹ / ۱۰-۲-۵۱	۲۴/۵	میر غلام محمد صاحب
۳۱۷۰۸ / ۱۳-۲-۵۱	۵/۵	میاں محمد شفیع صاحب
۳۱۷۱۷ / ۱۴-۲-۵۱	۱۳/۵	خدا بخش صاحب
۳۱۷۳۹ / ۲۴-۲-۵۱	۲۴/۵	اے حیدر صاحب
۳۱۷۴۰ / ۲۴-۲-۵۱	۱۳/۵	چوہدری محمد عبداللہ صاحب
۳۱۷۴۲ / ۲۴-۲-۵۱	۱۳/۵	سید مقبول احمد شاہ صاحب

ان وی پی کی رقم ۳۵۹/۱۴/- بنتی ہے۔ اس وقت تک کل رقم جو ڈاکخانہ سے دفتر کو نہیں ملی۔

۳۶/۲۲ وی۔پی ۰ — ۱۴ — ۵۴۰

۵۸ وی۔پی ۱۴ — ۳۵۹

۰ — ۱۲ — ۹۰۰ روپیہ ہے

اگر آپکی طرف سے اطلاع مل جائے۔ کہ آپ نے ڈاکخانہ کو رقم دیکر وی۔پی وصول کر لیا ہے۔ تو آپکی پوری پوری مدد دفتر کرے گا۔ رقم کی وصولی کیلئے پوسٹ ماسٹر جنرل لاہور کو لکھے گا۔ آپ بھی اپنے ڈاکخانہ کی معرفت پوسٹماسٹر لاہور کو لکھیں۔ (منیجر)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد تحریک جدید کے بقایا داران کیلئے

اگر انہوں نے گذشتہ سالوں کے بقائے اور اس سال کا چندہ ادا نہ کیا تو ان کا نام مجاہدین اسلام کی فہرست سے نکال دیا جائے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ ارشاد جو تحریک جدید کے بقایا داران کے بارے میں ہے۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سترھویں سال کی تحریک کا اعلان فرماتے ہوئے فرمایا۔ ذیل میں اس لئے دیا ہے۔ اگر آپ کے گذشتہ سالوں کا بقایا ہے۔ جس کی دفتر وکیل المال تحریک جدید سے کی جا رہی ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ کسی وجہ سے آپ کو دفتر کی چھٹی نہ مل سکے۔ اور آپ کو اپنا بقایا بھی یاد نہ ہو۔ تو دفتر وکیل المال سے دریافت فرمائیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"جو لوگ پہلے سے وعدے کرتے آئے ہیں۔ ان میں سے جو لوگ ادا کر چکے ہیں ان کے وعدے قبول کئے جائیں گے دوسروں کے نہیں۔ ہاں اگر کسی کے ذمہ ۲۰ فیصدی بقایا ہو۔ تو ہم اس پر اعتبار کرینگے اور اس کا وعدہ آئندہ قبول کر لیں گے۔ لیکن باقی لوگوں کو وعدہ کرتے وقت تحریری طور پر یہ اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ آئندہ اپریل ۱۹۵۱ء کے آخر تک کل سابقہ بقایا ادا کر دینگے۔ اور ۳۰ نومبر تک نئے سال کا وعدہ (یعنی نئے سال کے وعدے دفتر اول و دفتر دوم کے) بھی ادا کر دیں گے۔ اگر وہ گذشتہ سالوں کے بقائے اور اس سال کے وعدے ادا نہ کریں تو بیشک انہیں اس فوج سے جو مجاہدین اسلام کی فوج ہے۔ نکال دیا جائے۔"

اگر آپ کے ذمہ تحریک جدید کی گذشتہ سالوں کا بقایا ہے۔ تو چونکہ اسکی آخری میعاد میں وقت کم ہے۔ اسلئے آپ آج سے ہی اسکے ادا کرنے کا ماحول پیدا کریں تاکہ آپکا نام مجاہدین اسلام کی فوج میں رہے۔ اور آپ آئندہ اس تبلیغی جنگ میں جو بیرونی ممالک میں لڑی جا رہی ہے، اسمیں حصہ لیتے ہوئے تا قیامت ثواب حاصل کرتے جائیں۔ کیونکہ تحریک جدید کا یہ فنڈ ایسا ہے۔ جس سے قیامت تک اسلام اور احمدیت کی تبلیغ ہوتی رہیگی۔ اور قیامت تک مسلمان ہونیوالوں اور احمدیت میں داخل ہونے والوں کا ثواب اس تحریک میں شامل کو ملتا رہیگا۔ پس آپ اپنا بقایا جلد سے جلد ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین

وہ احباب جنکے ذمہ گذشتہ سالوں کا بقایا نہیں ہے۔ انہیں دفتر اول کے سترھویں سال اور دفتر دوم کے ساتویں سال کا وعدہ ۳۱ر مارچ تک ادا کر کے سابقون الاولون کی صف اول میں شامل ہونا چاہیئے۔ انکی خدمت میں ایک چٹھی دفتر وکیل المال تحریک جدید سے ارسال کی جا چکی ہے۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

مختلف علاقوں کی احمدی جماعتوں کی طرف سے مسلم لیگ کے امیدواروں کی حمایت کا اعلان

لائلپور شہر:۔ لائلپور شہر کے حلقے سے جماعت احمدیہ لائلپور نے مسلم لیگی امیدواروں کی تائید کرنے کا متفقہ فیصلہ کیا ہے (امیر جماعت احمدیہ لائلپور)

قلعہ صوبا سنگھ:۔ جماعت احمدیہ قلعہ صوبا سنگھ کے زیر اہتمام امارت دانہ زید کا کے تمام ملحقہ مواضعات کی احمدی جماعتوں کے نمائندوں نے فیصلہ کیا ہے کہ مسلم لیگ کے ٹکٹ پر امیدوار چوہدری عبدالغنی کی امداد کی جاوے۔ مندرجہ ذیل دیہات جن کی آبادی سو فی صدی احمدی افراد پر مشتمل ہے۔ مسلم لیگی امیدوار کی مدد کر رہے ہیں۔ گھٹیالیاں۔ دانہ زید کا۔ قلعہ صوبا سنگھ۔ مالو کے۔ سوداگر پورہ کوٹ آغا۔ گھنوکے۔ کوٹلی نار ڈاں۔ عبدایار۔ ادچہ جہ (جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ قلعہ صوبا سنگھ)

احمدی مستورات لاہور:۔ لجنہ اماء اللہ لاہور کی اراکین ممبرات نے فیصلہ متفقہ مسلم لیگی امیدواروں کو ووٹ دیں گی۔ حلقہ جات کی تمام لجنات سے درخواست ہے۔ وہ اپنے اپنے حلقہ جات میں تنظیم سے مسلم لیگی امیدوار کو ووٹ دیں۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور)

ھڈیارہ:۔ جماعت احمدیہ ہڈیارہ ضلع لاہور نے موجودہ انتخابات کے سلسلہ میں متفقہ طور پر مسلم لیگ کے امیدواران کی امداد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ امیدواران: چوہدری نصر اللہ خان صاحب ۲۔ چوہدری جناب خاں صاحب (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہڈیارہ)

چک ۱۳۲ گ ب:۔ ہم نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ انتخابات میں مسلم لیگی امیدوار کو ووٹ دیں گے۔ (رحمت اللہ چک ۱۳۲ گ ب)

بھلوال:۔ جماعت احمدیہ بھلوال نے مسلم لیگ کے حق میں بحیثیت مجموعی ووٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھلوال ضلع سرگودہا)

راجگڑھ:۔ انجمن احمدیہ راجگڑھ نے باتفاق رائے مسلم لیگ کے حق میں ووٹ دیئے جانے کا فیصلہ کیا ہے (سیکرٹری امور عامہ انجمن احمدیہ راجگڑھ)

خانیوال:۔ جماعت احمدیہ خانیوال نے مسلم لیگ کے امیدوار رحان ہیبت خان کو ووٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خانیوال)

تھانہ ساہیوال ضلع سرگودھا:۔ تھانہ ساہیوال ضلع سرگودھا کے احمدیوں نے مسلم لیگ کے حق میں ووٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ (اللہ یار خاں ضلع سرگودھا)

بقیہ صفحہ ۵
حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسلوب تحریر

ہم آزاد کے ایسے مضمون نگاروں سے عرض کریں گے کہ خدا را اللہ تعالےٰ کے اس فرمان کو مد نظر رکھیں کہ

لا یجرمنکم شنان قوم علٰے الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقوٰی۔ واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعلمون (المائدہ)

"یعنی تمہیں کسی قوم کی عداوت عدل و انصاف نہ کرنے کی انگیخت نہ کرے۔ عدل و انصاف سے کام لو کہ یہ طریق تقویٰ کے زیادہ قریں ہے اور اللہ سے ڈرو۔ اللہ جو تم کرتے ہو۔ جانتا ہے"

محض احمدیت کی دشمنی کی وجہ سے اعتراف حقائق سے اجتناب اور تحریف و تبدیل قطع و برید دیانتداری اور عدل و انصاف سے بعید ہے۔

مضمون نگار نے حضور علیہ السلام پر بعض رکیک حملے بھی کئے ہیں۔ بغض و عناد کے اظہار میں ان کا قلم بے قابو ہوتا نظر آتا ہے۔ اس ضمن میں یہی عرض کرنے پر اکتفا کرتا ہوں کہ حضور کے ہم عصر مخالفین بھی اس اعتراف پر مجبور تھے کہ اسوقت مسلمان بالاتفاق مرزا صاحب کے حق میں فیصلہ دے چکے تھے کیریکٹر کے لحاظ سے مرزا صاحب کے دامن پر سیاہی کا چھوٹا سا دھبہ بھی نظر نہیں آتا۔ وہ ایک پاکباز جینا جیا۔ اور اس نے ایک متقی زندگی بسر کی" (وکیل ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء)

میں آزاد کے مضمون نگار سے یہ عرض کروں گا کہ حضور کی تحریرات کا ادبی جائزہ لینے کے لئے مخالفین احمدیت کی کتب کے مطالعہ کی بجائے م

آج بھی صوبے کے اکثر اضلاع میں مسلم لیگ کے امیدوار کامیاب ہے

لاہور ۱۲ر مارچ۔ صوبے کے مختلف اضلاع کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ آج بھی لیگ کے امیدوار اکثر حلقوں میں اپنے مخالف امیدواروں کو شکست دے رہے ہیں۔ گوجرانوالہ میں بھی مسلم لیگی امیدوار نے جماعت اسلامی کے امیدوار کو ہرانا شروع کر دیا ہے۔ جس کو کامیاب بنانے کے لئے تمام امیدواروں نے جماعت اسلامی کے امیدوار کے حق میں دست برداری کا اعلان کر دیا تھا۔

سیالکوٹ میں پسرور کے حلقہ انتخاب میں مسلم لیگی امیدوار شیخ شاہنواز کل عوامی لیگ کے امیدوار پر سبقت لے گئے۔ جس نے پہلے دن ان سے زیادہ ووٹ حاصل کئے۔ اس وقت ان کے حق میں اسو ووٹ زیادہ پڑ چکے ہیں ـــــ راولپنڈی میں مسلم لیگی امیدواروں کا بہت زور رہا۔ شہر میں مختلف جماعتوں کی طرف سے جو بائیکاٹ کیا گیا تھا۔ اسکے پیش نظر مسلم لیگی امیدواروں نے بہت ہی زیادہ ووٹ حاصل کئے۔

مسلم لیگی امیدوار کے حق میں دستبرداری

جہلم ۱۲ر مارچ کیپٹن ضمیر جعفری آزاد امیدوار نے آج مسلم لیگی امیدوار کے حق میں اپنا نام واپس لے لیا۔ اور ایک بیان میں فرمایا۔ کہ اس موقع پر میں نہایت امیدواری سے یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں حکومت پاکستان کی حمایت کرنی چاہیئے۔ تاکہ وہ نہایت مضبوطی کے ساتھ اس خطرے کا سامنا کر سکے۔ جو پاکستان کی وحدت کو پیدا ہو گیا ہے

جنرل محمد ایوب خاں کراچی روانہ ہوگئے

راولپنڈی ۱۲ مارچ۔ آج سپہ سالار اعظم پاکستان جنرل محمد ایوب خاں ہوائی جہاز کے ذریعہ کراچی روانہ ہو گئے۔

برطانیہ اور مصر کا معاہدہ؟

لندن ۱۲ مارچ برطانیہ نے مصر کے سامنے یہ تجویز رکھی ہے کہ برطانیہ کے ذمہ مصر کا جو ۔۔ ملین ڈالر قرض ہے اسے اتارنے کے لئے ایک دس سالہ معاہدہ کیا جائے۔

پچھلے ہفتہ برطانیہ نے جو نوٹ مصر کی حکومت کو ارسال کیا تھا۔ وہ اسی سے متعلق تھا۔

---

۴ ویگن کراچی روانہ ہو گئے ہیں۔ مسٹر یامین قریشی ڈائریکٹر سول سپلائز کراچی جو گندم کے سلسلہ میں لاہور گئے ہوئے تھے۔ وہ واپس کراچی پہنچ گئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مئی تک عوام کو گندم کی سپلائی میں کمی نہیں ہو گی۔ چونکہ گندم سے میدہ نہیں نکالا جائے گا۔ اسلئے یہ گندم اصلی اور اچھی ہے۔

م بہتر ہو گا۔ اگر وہ خود حضرت مرزا صاحب کی کتب کا غور سے مطالعہ کریں۔ مجھے توقع ہے کہ اس طرح ان کی غلط فہمی بہت کچھ دور ہو جائیگی انشاء اللہ العزیز۔

ایک مضبوط وزارت ہی ترقیات کے پروگرام کو پورا کر سکتی ہے

پشاور ۱۲ مارچ صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خان عبدالقیوم خاں نے ایک تقریر میں فرمایا کہ صوبہ سرحد کے عوام کو چاہیے کہ وہ اپنے نمائندے منتخب کرتے ہوئے اسبات کا خاص خیال رکھیں کہ ان کے نمائندے اعلےٰ کردار اور خوبیوں کے مالک ہوں۔ یہ زمانہ جمہوریت کا زمانہ ہے ہر ایک بالغ کو اس امر کا حق حاصل ہو گا کہ وہ آزادانہ اپنے ووٹ کا استعمال کرے۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت صوبہ سرحد ترقی کے راستے پر گامزن ہے۔ اور اس وقت صوبہ کو ایک مضبوط اسمبلی اور ایک مضبوط وزارت کی ضرورت ہے۔ آئندہ مضبوط وزارت سے ان تمام کاموں کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکے گی۔

۷ ہزار ٹن گندم پنجاب سے کراچی روانہ کر دی گئی

کراچی ۱۳ر مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب سے ۷ ہزار ٹن گندم اگلے چند ہفتوں میں کراچی پہنچ جائے گی۔ گندم کی ترسیل کو فوقیت دی جا رہی ہے۔ اور گندم سے بھرے ہوئے تین سو ۴۵